بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۱ — خطبہ نمبر ۶

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۲ تبلیغ ۱۳۴۳ھش ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۱۲ فروری ۱۹۶۴ء | نمبر ۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۱ فروری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل دن بھر حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ البتہ شام کے قریب کچھ بے چینی ہو گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۱۱ فروری بوقت ۷ بجے صبح بذریعہ فون۔

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "کل طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات آرام سے نیند آئی۔ زخم آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے۔ بعض دفعہ کروٹ بدلنے سے درد ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے بے چینی ہو جاتی ہے۔"

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ برکت پاتے ہیں زبان انکی بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں

انسان کو چاہیئے کہ کہنے کی بجائے کر کے بہت کچھ دکھائے صرف زبان کام نہیں آتی

"جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں۔ پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ یاد رہے بات برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کر سکتا۔ چاہیئے کہ ہر وقت دعا سے کام لیتا رہے اور درد و گداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا رہے گا۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

دردمندانہ درخواست دعا

— محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ —

احباب کو علم ہے کہ برادرم سید میر مسعود احمد صاحب کا اکلوتا بچہ عزیزم مشہود احمد لیوکیمیا (سرطان خون) بیمار ہے۔ تین ماہ سے اسے آرام تھا اور بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ اس کی بیماری دور ہو گئی ہے لیکن قریباً دو ہفتہ سے اس پر بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا ہے اور یہ حملہ پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ طبی دنیا کو ابھی اس بیماری کا علاج معلوم نہیں ہوا لیکن علاج معلوم ہو یا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کو شفا عطا کرنے کے لئے کسی دوائی کی ضرورت نہیں۔ وہ محض اپنے فضل سے بھی شفا دے سکتا ہے۔ لہٰذا میں دردمند دل کے ساتھ تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

اس بچے کی بیماری ہمارے سارے خاندان کے لئے تکلیف اور دکھ کا موجب ہے خصوصاً اس کی والدہ کے لئے جو ایک لمبے عرصہ سے نہایت صبر اور بشاشت سے اس کو برداشت کر رہی ہیں۔ جن احباب کو ہمارے خاندان سے اخوت محبت اور محبوبیت کا تعلق ہے ان کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو اپنے فضل سے شفا دے اور پھر نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

مسجد مبارک ربوہ میں درس قرآن مجید

ربوہ ۱۱ فروری (مطابق ۲۶ رمضان)۔ رمضان المبارک کے دوران مسجد مبارک میں قرآن مجید کے خصوصی درس کے سلسلہ میں کل مورخہ ۲۵ رمضان کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے سورۃ احزاب سے سورۃ ق کے آخر تک درس مکمل کر لیا۔ آج مورخہ ۲۶ رمضان المبارک سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سورۃ الذاریات سے درس شروع کر رہے ہیں۔ آپ کا درس ۲۶ تا ۲۹ رمضان جاری رہے گا اور آپ سورۃ الناس کے آخر تک درس مکمل کریں گے۔ درس روزانہ نماز ظہر کے بعد سوا ایک بجے سے شروع ہو کر نماز عصر سے قبل پونے چار بجے تک ہوتا ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

۶ فروری سے بعد نماز فجر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان
یسعی الیک الخلق کالظمآن

کی شرح کا درس دے رہے ہیں جو رمضان کے آخر تک جاری رہے گا۔ مسجد مبارک میں نماز تراویح میں مکرم حافظ شفیق احمد صاحب قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ آپ ۲۸ اور ۲۹ رمضان کی درمیانی شب قرآن مجید کا دور مکمل کریں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ عید الفطر

عید خوشی کا دن ہے مگر ان کے لئے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے احکام کو پورا کیا

تم خدا اور اس کے رسول کے پیغام کو دیوانہ وار پھیلاؤ تا دنیا کو حقیقی عید حاصل ہو سکے

رمضان میں جو نیک کام تم نے شروع کئے انہیں جاری رکھو اور کبھی خدا تعالیٰ کی خاطر تکلیف اٹھانے سے گریز نہ کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم شوال ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۹ مئی ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے پہلے بھی مختلف موقعوں پر آپ لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ

عید اپنے اندر سبق رکھتی ہے

اور وہ انسان کسی کام کا نہیں جو عبرت پر سے گزرے اور عبرت حاصل نہ کرے۔ اور جو شخص خوشی کی باتوں سے عبرت حاصل نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو رنج سے عبرت دلاتا ہے۔ مؤمن چھوٹی سے چھوٹی باتوں سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ عید اپنے اندر کئی ایک عبرتیں رکھتی ہے اور میں ان میں سے بعض کی طرف اس وقت آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ اگر آپ ان سے فائدہ اٹھائیں گے تو ایسی عظیم الشان تبدیلی پیدا ہو گی اور اس قدر تغیرات ظاہر ہوں گے کہ آپ کے لئے حقیقی عید آ جائے گی۔

میں نے بارہا بتایا ہے کہ جب تک دل کی خوشی نہ ہو عید نہیں ہوتی۔ دیکھو۔ کیا جن کے گھر میں ماتم ہو وہ بھی عید منا سکتے ہیں۔ وہ گھر جس کے اندر لاش رکھی ہو اس کے لئے عید نہیں۔ دنیا کی خوشی ان کے لئے خوشی نہیں۔ وہ عورت جو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے خاوند کی لاش دیکھ رہی ہو اگر اس کے سامنے تمام دنیا کے بادشاہ بھی مل کر خوشی منائیں اور اپنی مسرت کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیں تو بھی اس کے رونے کی آواز کو نہیں دبا سکتے کیونکہ اس کو صدمہ ہے۔ اسی طرح وہ بچہ جس کی بچپن کی عمر میں کوئی خبر لینے والا نہ رہے جب باپ کی لاش سامنے دیکھ رہا ہو تو کوئی دنیا کی خوشی اسے خوش نہیں کر سکتی۔ پس جس کا دل زخمی ہو اس کے لئے کوئی خوشی خوشی نہیں ہوتی۔ ایک صاحب تاج و تخت جس کے ارد گرد ہزاروں لوگ جمع ہوں اور جسے ہر قسم کے سامان تعیش حاصل ہوں اس پر اگر ایک خطرناک غنیم چڑھا آ رہا ہو تو یہ آنے والی مصیبت ڈرانے والی شکل میں اس کی تمام راحت کو تکلیف سے بدل دیتی ہے۔ اس خطرے کی موجودگی میں کوئی چیز اس کو خوش نہیں کر سکتی۔

عید دل کی خوشی کا نام ہے

اور جس کا دل خوش نہیں اس کے لئے کوئی عید نہیں۔ اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو آج خوش ہیں۔ اور تم میں سے ہر ایک کہتا ہے کہ آج عید ہے کیا کل کے اور آج کے دن میں کوئی فرق ہے۔ جیسا کل تھا ویسا ہی آج ہے۔ وہی حالت ہے۔ پھر کیا اس لئے خوشی ہے کہ بعضوں نے عمدہ کپڑے پہنے ہیں یا کیا اس بات کی خوشی ہے کہ بعض نے عمدہ کھانے تیار کئے ہیں۔ اگر یہی ہے تو کیا کل نئے کپڑے نہیں پہنے جا سکتے تھے یا اچھے کھانے نہیں پکائے اور کھائے جا سکتے تھے۔ پھر آج کیوں خوش ہو۔ کیا اس لئے کہ لوگ جمع ہوئے ہیں مگر کیا کل جمع نہیں ہو سکتے تھے۔ پھر جانتے ہو

کہ آج تمہاری خوشی کا کیا سبب ہے

تمہارے آج خوشی محسوس کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تم پر خدا کی طرف سے ایک فرض عاید کیا گیا تھا وہ تم نے پورا کر لیا ہے اس لئے تم خوش ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ اس پر تم جس قدر خوشی مناؤ جائز ہے۔ پس عید خوشی ہے مگر اس کے لئے جس نے خدا کے حکم کو پورا کیا۔ تمہیں رمضان میں روزے رکھنے کا حکم تھا۔ تمہیں ایک خاص وقت سے خاص وقت تک کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ تمہیں حکم تھا کہ بیوی سے تعلقات چھوڑو سوائے اس وقت کے جس میں تم کو اجازت تھی۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ تم اس سے دعائیں کرو اور اس کی زیادہ سے زیادہ عبادتیں کرو سوائے مجبوری کے اگر کسی شخص نے ان احکام کو نہیں پورا کیا۔ کھانا پینا ایک خاص وقت تک نہیں چھوڑا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں نہیں کیں۔ عبادتوں میں وقت نہیں لگایا تو وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے۔

اس کی خوشی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے

اور وہ شخص مجنون ہوتا ہے جو بلا وجہ خوش ہوتا ہے۔ یہاں ایک عورت ہمارے مزارعوں میں سے ہی تھی۔ میں جن دنوں حضرت خلیفۂ اول رضؓ سے پڑھتا تھا وہ آپ کے پاس آئی۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ آؤ میاں آج تمہیں ایک بات بتائیں۔ آپ نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرے بھائی کا کیا حال ہے۔ وہ عورت ہنسی اور اتنا ہنسی کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور پھر ہنستے ہنستے ہی اس نے کہا کہ وہ تو مر گیا ہے۔ میں حیران ہوا کہ یہ ہنسنے کی کیا بات ہے۔ پھر آپ نے اس کے ایک اور رشتہ دار کے متعلق پوچھا تو وہ اسی طرح ہنسی اور کہا کہ وہ بھی مر گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے مجھے فرمایا اسے مرض ہے اور اسے ہنسنے کا جنون ہو گیا ہے۔ تو بے موقع خوشی جنون کی علامت ہے۔ وہ لڑکا جس نے اپنا سبق یاد نہیں کیا وہ امتحان کے سر پر آنے سے خوش نہیں ہو گا بلکہ وہی لڑکا سکول جانے اور امتحان میں شامل ہونے سے خوش ہو گا جس نے سبق یاد کیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جب میں سبق سناؤں گا تو استاد خوش ہو گا اور میری تعریف کرے گا لیکن جس نے سبق یاد نہیں کیا وہ اگر خوش ہو گا تو مجنون ہو گا۔

پس وہ شخص جس نے

اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی

کی اس کے لئے تو آج خوشی ہے مگر جس نے احکام الٰہی کی پیروی نہیں کی اس کے لئے ماتم ہے۔ کیونکہ یہ حساب کا دن ہے۔ لوگ جمع ہیں۔ ہر ایک شخص کا لباس اور اس کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ حساب دینے کے لئے حاضر ہے اور آج یوم الحساب ہے۔ اور اس حالت نے حشر کا نظارہ پیدا کر دیا ہے۔ پس وہ شخص جس نے کچھ کام نہیں کیا اور احکام کو نہیں مانا اس کے لئے رونے کا دن ہے نہ کہ خوش ہونے کا۔ اور جس نے ان احکام کو پورا کیا ہے میں تمہیں کہتا ہوں کہ اسی کی عید آج حقیقی عید ہے اور اس کی خوشی سچی خوشی ہے۔

یاد رکھو کہ

عید میں روحانی ترقی کے ذرائع ہیں

اور اس میں روحانی ترقی کے لئے مشق کرائی جاتی ہے۔ جو لوگ سارے سال میں تہجد نہیں پڑھ سکتے وہ کم از کم رمضان میں تہجد ضرور پڑھتے ہیں اور ان کا رمضان کے ایک مہینہ میں تہجد پڑھنا گواہی ہو جاتا ہے ان کے خلاف کہ تہجد پڑھنا مشکل کام نہیں۔ جو لوگ راتوں کو تہجد کے لئے اس لئے نہیں اٹھتے کہ وہ اٹھ نہیں سکتے۔ اور جو لوگ سردی کی چودہ چودہ گھنٹے کی راتیں بستروں میں گزار دیتے ہیں اور اُٹھ کر تہجد نہیں پڑھتے خدا کے مجرم ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے عمل سے بتا دیا ہے کہ وہ گرمی کی آٹھ آٹھ گھنٹے کی راتوں میں جب مہینہ بھر اٹھتے رہے ہیں تو چودہ گھنٹہ کی رات میں کیوں نہیں اُٹھ سکتے۔ کیا وہ شخص جو آٹھ گھنٹے کی رات میں سحری کے لئے اٹھتا ہے اور ساتھ ہی تہجد بھی پڑھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں پندرہ گھنٹہ کی رات میں نہیں اُٹھ سکتا۔ اگر تم نہیں اُٹھ سکتے تھے تو آٹھ گھنٹہ کی رات میں کیسے اٹھے۔ پس اس طرح تم اللہ تعالیٰ کے حضور اقراری مجرم ہو گئے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ رمضان اور

عید سے سبق حاصل کرو

مَیں نے اسی لئے کل ہدایت کی تھی کہ پہلے کی طرح آج کی رات بھی اٹھو۔ تہجد پڑھو اور دعائیں کرو۔ کیونکہ ہمارے بزرگوں کا طریق تھا کہ جب کوئی نیک کام کرتے تھے تو پھر دوبارہ شروع کر دیتے تھے تا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ لوگ عموماً عید کی رات کو زیادہ سوتے ہیں حالانکہ اس رات بھی زیادہ جاگنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول کا قاعدہ تھا کہ آپ جب قرآن کریم ختم کرتے تو خاتمہ کے ساتھ پھر سورہ فاتحہ پڑھتے تا کہ قرآن کریم کا سلسلہ پھر شروع ہو جائے۔ اسی طرح جب رمضان ختم ہو گیا اور شوال شروع ہوا تو میں نے چاہا کہ رمضان کے بعد شوال کے پہلے دن لوگوں کو کھڑا کر دوں تا کہ دوسرا حساب شروع ہو جائے اور نیکی کا سلسلہ ٹوٹ نہ جائے۔ پس چونکہ آپ لوگ رمضان کے تیس دن کے علاوہ ایک دن شوال کا بھی جاگتے ہو اور یہ کل ۳۱ دن ہو گئے اب بقیہ گیارہ مہینوں میں رات کو اٹھنا تمہارے لئے کیا مشکل ہے سوائے بیماری کے جس میں نماز کے فرائض بھی جمع کرنے کی اجازت ہے اور کوئی مجبوری نہیں۔

پس چونکہ تہجد کا پڑھنا خدا کے قرب کے حصول کے لئے بہت بڑا مددگار ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے متعلق فرمایا کہ فلاں شخص بہت اچھا ہے بشرطیکہ رات کو اٹھے اسلئے اس سلسلہ کو جاری رکھو اور رمضان میں جو کام تم نے شروع کیا ہے اسے ختم نہ ہونے دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جبکہ دوسروں میں نماز پڑھنے والے بھی زیادہ نہیں ہم میں تہجد پڑھنے والوں کی معقول تعداد ہے۔ اور

تہجد خدا کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے

اور قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے اور اس کو اشد وطاً واقوم قیلا کہا گیا ہے۔ یعنی تہجد نفس کی اصلاح کے لئے ایک بہترین آلہ ہے اور اس سے تمام اعمال درست ہوتے ہیں۔ اور انسان کے اندر یہ طبعی تقاضا ہے کہ خوبی کی طرف دوڑتا اور خوبصورت چیز کو پسند کرتا ہے۔ اگر تم جنگل میں جاؤ اور وہاں پھولوں کو دیکھو تو ان کو پسند کروگے اور ان کی طرف دوڑوگے پھر خدا نے تمہاری ہدایت کا جو باغ لگایا اور تمہاری روحانیت کی ترقی کے لئے اس میں پھول پھل لگائے پھر کیونکر ممکن ہے کہ تم اس کی طرف نہ دوڑو۔ تو آپ لوگوں میں اکثر نے روزے رکھے اور اس مہینہ میں اکثر وقت عبادت میں گذارا۔ اس کا لطف اٹھایا۔ اور خدا تم جو تمام حسینوں سے زیادہ حسین اور تمام خوبصورتوں کا خالق ہے اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اب میں آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ آپ میں سے جن کو عادت نہیں تھی اور بقیہ گیارہ مہینہ کے لئے بھی تہجد پڑھنے کی نیت کر لیں۔ اگر کبھی نہ اٹھ سکیں تو کچھ ہرج نہیں مگر نیت ضرور کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے گا۔

دوسرا سبق اس میں یہ ہے

کہ بہت سے لوگ چھوٹی چھوٹی تکلیف سے ڈرتے ہیں ایسے لوگوں نے مہینہ بھر کے روزے رکھے اور تکلیف برداشت کی ہے جس سے ثابت ہوا کہ وہ بھوک کی تکلیف برداشت کر سکتے ہیں اور شدید گرمی میں جبکہ دمبدم ہونٹ خشک ہوتے ہیں روزہ داروں نے پیاس کی تکلیف برداشت کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ وہ پیاس کی تکلیف بھی برداشت کر سکتے ہیں اور جبکہ گرمی کی چھوٹی رات میں اٹھ سکتے ہیں تو سردی کی لمبی راتوں میں ضرور اٹھ سکتے ہیں۔ تم نے یہ سب کچھ کر کے دیکھ لیا اور ایک حد تک تکلیف کے برداشت کرنے کی عادت بھی تمہیں ہو گئی ہے اس لئے سبق لینا چاہیئے اور دینی خدمات کو زیادہ جوش کے ساتھ بجا لانا چاہیئے اور تکالیف اور مشکلات سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ دیکھو کسی کام کا ارادہ کرنے اور نہ کرنے میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ چونکہ رمضان کے دنوں میں نیت

کی گئی تھی کہ ہم بھوک پیاس کو برداشت کریں گے اس لئے پندرہ پندرہ گھنٹے کی بھوک پیاس برداشت کی گئی مگر دوسرے دنوں میں جبکہ یہ نیت نہیں ہوتی دو گھنٹے بھی برداشت نہیں کی جا سکتی تو نیت اور ارادہ سے بڑے سے بڑا کام بھی ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اب نیت اور ارادہ کو پختہ کر لو کہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے غفلت نہیں کریں گے۔ اور دین کے معاملہ میں کسی تکلیف کو تکلیف نہیں خیال کریں گے جیسے کہ حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تھا قرآن کریم میں تو اس طرح ذکر نہیں ہے۔ قصوں میں آتا ہے کہ ان کے لئے آگ جلائی گئی تھی جس میں ڈال دئے گئے مگر وہ آگ ان کے لئے باغ ہو گئی لیکن دین کے لئے آگ میں پڑنا بہشت میں داخل ہونا ہوتا ہے اور دین کے لئے کوئی تکلیف تکلیف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ کے لئے آگ میں پڑنا جنت میں داخل ہونا ہوتا ہے۔ اور

خدا کے لئے مرنا درحقیقت زندہ ہونا ہے

رسول کریمؐ سے صحابہؓ نے پوچھا کہ اگر دین کے لئے لڑتے ہوئے مر گئے تو کیا ہو گا فرمایا کہ جنت ملے گی۔ احد کے موقعہ پر جبکہ بعض صحابہ سر ڈالے بیٹھے تھے اور انہی میں حضرت عمرؓ بھی تھے تو ایک صحابی نے پوچھا جو کھجوریں کھا رہے تھے کہ آپ اس طرح کیوں بیٹھے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ آنحضرت صلعم شہید ہو گئے ہیں۔ ان صحابی نے کہا کہ اگر رسول کریم شہید ہو گئے ہیں تو ہم کیوں بیٹھے ہیں چلو ہم بھی چلیں یہ کہہ کر کھجوریں پھینک کر میدان جنگ میں چلے گئے اور اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے۔ اور جب ان کی لاش ملی اور ان کے جسم کے زخم شمار کئے گئے تو ستّر زخم تھے۔ پس جو لوگ دین کی خدمت کی نیت اور ارادہ کر لیتے ہیں ان کی موت ان کے لئے باغ ہو جاتی ہے۔

ایک عورت جو اپنے بچہ کی صحت اور اس کی تربیت کے خیال سے سردی کی رات کو اس لئے جاگتی ہے کہ بچہ کہیں پیشاب نہ کر دے اور اس کا بستر بھیگ جائے جس سے اس کو تکلیف ہو یا اس کے جسم کو کپڑے سے ڈھانکتی ہے کہ سردی نہ لگ جائے اگر کوئی شخص اسکو نصیحت کرے کہ بیوی کیوں تکلیف اٹھاتی ہے سو جا تو وہ اس خیر خواہی کی نصیحت پر بجائے خوش ہونے کے ایسے شخص کو بد دعائیں دیگی کیونکہ وہ اس تکلیف کو تکلیف نہیں خیال کرے گی یا ایک طالب علم جو تعلیم کے فوائد سے واقف ہے راتوں کو جاگتا ہے وہ اس تکلیف کو تکلیف نہیں خیال کرتا۔ اسی طرح وہ تکلیف جو خدا کے دین کی خدمت کرنے پر ملے یا آگ میں پڑنا پڑے۔

وہ تکلیف درحقیقت تکلیف نہیں

تم نے خدمتِ دین کے لئے مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر اقرار کیا ہے کہ تم دین کے مقابلہ میں دنیا کی پرواہ نہیں کروگے اور تکالیف سے گھبرا کر دین کا پہلو نہیں چھوڑوگے۔ تم نے جو قصد اور ارادہ کیا ہے اگر تم اس کو پورا کرو تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے اور اس سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں ہو سکتی وہ ارادہ یہ ہے کہ تم خدا کے حاصل کرنے کے لئے ہر ایک تکلیف کو خوشی سے برداشت کروگے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کی راحت کے لئے تو تکلیف اٹھا سکتی ہے۔ اور ایک طالب علم ایک زبان سیکھنے کے لئے جو زیادہ سے زیادہ تیس چالیس سال کے لئے اس کو نفع دے سکتی ہے مشقت برداشت کر سکتا ہے لیکن تم خدا کے حاصل کرنے کے لئے کوئی بڑی سے بڑی تکلیف نہیں برداشت کر سکتے۔ حالانکہ اس راہ میں جو تکلیف ہو وہ ہے ہی کیا اور کتنی کیونکہ اس کا نتیجہ ابدی راحت اور آرام ہے۔ پس یقیناً جان لو کہ

خدا کے لئے تکلیف اٹھانا

بڑی نعمت اور بڑا آرام ہے۔ خدا کے لئے بھوکا رہنا لذیذ ترین کھانا کھانے سے زیادہ اچھا ہے۔ جو خدا کے لئے ننگا رکھا جائے خدا اس کو ننگا نہیں رکھے گا اور کسی عزیز کی محبت خدا کی محبت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ پس جو خدا کے لئے عزیزوں کو چھوڑتا ہے خدا تعالےٰ اس کو بہت سے اعلےٰ درجہ کے محبت کرنے والا دیتا ہے جو خدا کے لئے وطن چھوڑتا ہے خدا اس کو بہتر وطن دیتا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کا ذکر ہے آپؓ کے ایک بیٹے اسلام لانے میں پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا کہ مَیں ایک دفعہ جنگ کے موقع پر اگر چاہتا تو آپ کو مار ڈالتا (کیونکہ وہ کافروں کی طرف سے جنگ کر رہے تھے اور حضرت ابو بکرؓ مسلمان تھے) مگر مَیں نے باپ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا خدا کی قسم اگر مَیں تمہیں دیکھتا تو ضرور مار ڈالتا۔

جو شخص خدا کے لئے اپنے کھانے پینے عزیز و اقارب گھر بار اور وطن جائداد اور املاک چھوڑتا ہے خدا اس کی کسی ایک چیز کو بھی ضائع نہیں کرتا بلکہ جو کچھ وہ قربان کرتا ہے وہ ایک بیج کی مانند ہوتا ہے۔ جسے خدا کئی گنا بڑھا کر اس کو واپس دیتا ہے اور اس سے بہت بہتر انعام عطا فرماتا ہے۔

صحابہؓ نے خدا کے لئے قربانیاں کیں

مگر جو کچھ ان کو خدا کی طرف سے دیا گیا اس کے مقابلہ میں وہ قربانیاں بہت ادنیٰ درجہ کی تھیں

غور تو کرو صحابہ نے کیا قربانی کی۔ انہوں نے اپنا وطن چھوڑا۔ مگر خدا نے اس کے بدلے کیا دیا بے شک انہوں نے وطن چھوڑا تھا مگر غلامی کی حالت میں چھوڑا تھا پھر انہیں حاصل ہو گیا اور حکمران کی حالت میں حاصل ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ نے غلامی کی حالت میں وطن چھوڑا تھا۔ مگر دوبارہ وہ مکہ میں بادشاہ ہونے کی حیثیت میں داخل ہوئے کیا ان کی قربانی ضائع ہو گئی۔ پھر انہوں نے جائدادیں اور مال چھوڑے۔ لیکن خدا نے اس کے بدلے میں انہیں کس قدر مال دیئے۔ دس بیس سو دو سو ہزار دو ہزار نہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جب فوت ہوئے تو تین کروڑ روپیہ ان کے گھر سے نکلا۔ جو آج کل بھی جبکہ دولت کی کثرت ہے کسی کے پاس ہو تو اسے بڑا دولت مند سمجھا جاتا ہے لیکن اس وقت جبکہ اشیاء کی قیمت سستی اور روپیہ کی قیمت گراں تھی صحابہ کے اموال کی یہ حالت تھی

حضرت ابوہریرہؓ کا واقعہ

ہے کہ وہ ایک جگہ کے گورنر تھے ان کے پاس کسریٰ کا درباری رومال تھا۔ کھانسی جو آئی تو اس رومال میں تھوکا اور کہا واہ وا ابوہریرہ کسریٰ کے رومال میں تھوکتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیا بات ہے حضرت ابوہریرہؓ نے کہا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے مسجد نبوی میں پڑا رہتا تھا اور میں کسی وقت بھی مسجد سے دور جانا اس لئے پسند نہ کرتا تھا کہ شاید کسی وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیں اور میں نہ ہوں اور کوئی بات سننے سے رہ جائے۔ اس حال میں بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی کہ بھوک کے مارے منہ سے بات نہیں نکل سکتی تھی اور بھوک میں ہی سات سات وقت گذر جاتے چونکہ صحابہ سوال نہیں کرتے تھے اس لئے حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بھوک سے بے تاب ہو گیا اور اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ گذرے۔ میں نے ان سے

آیت صدقہ کے معنے پوچھے

انہوں نے بتائے اور چلے گئے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کیا میں اس آیت کے معنے نہیں جانتا تھا۔ میرا تو یہ مطلب تھا کہ وہ میری حالت دیکھیں اور کھانے کے لئے دیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آئے میں نے ان سے بھی اسی آیت کے معنے پوچھے وہ بڑے صدقہ کرنے والے تھے مگر انہوں نے بھی معنے بتائے اور چلے گئے۔ لیکن کیا میں اس آیت کے معنے نہیں جانتا تھا۔ اتنے میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے میرا چہرہ دیکھ کر فرمایا ابوہریرہ تم بھوکے ہو۔ آپ کے پاس دودھ کا پیالہ تھا۔ آپ نے فرمایا دوسرے غرباء کو بھی جمع کر لو اور ہم سب سات تھے۔ آپ نے فرمایا پہلے ان کو پلاؤ میں ڈرا کہ یہ دودھ ختم نہ ہو جائے مگر ان سب نے پیا مگر خدا کی قسم ہے پیالہ اسی قدر بھرا ہوا تھا۔ پھر مجھے دیا۔ میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور پیو میں نے پیا آپ نے فرمایا اور پیو میں نے اور پیا اور یہاں تک کہ میں نے پیا کہ مجھے معلوم ہوا کہ میرے ناخنوں سے دودھ نکل جائے گا۔

پھر بعض اوقات میری فاقہ سے یہ حالت ہوتی تھی کہ میں بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ مجھے مرگی ہو گئی ہے اور

عرب میں قاعدہ تھا

کہ مرگی والے کو جوتے مارتے تھے کہ اس سے ہوش آ جائے۔ لوگ یہ نہ سمجھتے تھے کہ بھوک سے میرا یہ حال ہوا ہے اس لئے مجھے مارتے تھے۔ یا تو میری یہ حالت تھی یا اب یہ حال ہے کہ کسریٰ جو آدھی دنیا کا بادشاہ تھا۔ اس کے خاص درباری رومال میں میں تھوکتا ہوں صحابہؓ نے جو قربانیاں کیں وہ بدلے کے لئے نہیں کی تھیں۔ نیکی کا کام خود اپنے اندر ایک لذت اور راحت رکھتا ہے۔ جو شخص ایک ڈوبتے ہوئے کو بچاتا ہے۔ اس کو اتنی خوشی ہوتی ہے کہ کسی بادشاہ کو ایک ملک فتح کرنے پر نہیں ہو سکتی۔ کسی

بے کس اور بے بس کی مدد سب سے بڑا کام ہے

اور سب سے بڑی خوشی ہے اور سب سے زیادہ بے کس وہ شخص ہے جو خدا سے دور ہوتا ہے۔ ایک فاقہ کش شخص کی حالت ہزار درجہ بہتر ہے اس بادشاہ سے جس کے خزانے روپیہ سے پر ہیں۔ اور ملکوں پر اس کا تصرف ہے مگر وہ اپنے رب سے دور ہے۔ اگر وہ خوش ہے تو اس کی خوشی اس نادان بچے کی مانند ہے جس کی ماں مر گئی ہو۔ اور وہ خیال کرتا ہو کہ وہ مجھ سے روٹھ گئی ہے۔ اور وہ اس کو منانے کے لئے اس کے منہ پر ہاتھ مارتا اور کہتا ہو کہ ماں تو مجھ سے بولتی کیوں نہیں کیا تو مجھ سے روٹھ گئی ہے۔ حالانکہ وہ نادان نہیں جانتا اس کی ماں کی خاموشی عارضی نہیں

بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے اس کو چھوڑ گئی ہے۔

پس کوئی شخص خواہ کتنے ہی خزانے اور جائدادیں رکھتا ہو اگر وہ خدا سے دور ہے تو ایک سنسان جنگل میں ہے اور سانپوں سے کھیلتا ہے جس کے زہر کا اسے علم نہیں۔ پس تم دنیا کی خوشی پر مت جاؤ اس کی خوشیاں عارضی ہیں۔ دنیاداروں کے مال ان کے آرام اور ان کے علوم ہیچ ہیں جبکہ ان کا خدا سے تعلق نہیں۔ مگر تم دولت مند ہو۔ تم بادشاہ ہو۔ کیونکہ خدا نے تم سے دوستی کی ہے۔ دنیا کے امیر تمہارے سامنے کچھ نہیں۔ پس تم

خداداد دولت لے کر نکلو

اور ان لوگوں کے پاس پہنچو۔ جو دنیا کی نظر میں امیر اور بادشاہ اور دولت مند ہیں مگر درحقیقت وہ محتاج اور سخت محتاج ہیں۔ آج عید ہے تم نے صدقہ وخیرات کیا ہے اور اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کیا ہے۔ مگر دنیا کا بہت بڑا حصہ ہے جو ظاہر میں عید کرتا نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل ان کے گھروں میں ماتم ہے۔ وہ خدا سے جدا ہیں اور خدا ان سے جدا ہے۔ انہوں نے خدا کی رحمت کے دامن کو چھوڑ کر اپنے تئیں ہلاک کر دیا۔ اور ان کی حالت یہ ہے کہ گویا وہ سانپ یا شیر کے منہ میں چلے گئے۔ تمہارا ہاتھ خدا نے اپنے مامور کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس لئے آج تمہارے سوا کسی کی عید نہیں۔ تم سے زیادہ کس کی عید ہوگی۔ جنہوں نے خدا کے مامور اور مرسل کا زمانہ پایا اور اس کو قبول کیا۔ تمہارا خوشیاں منانا جائز ہے۔ کیونکہ تم نے اس مامور کا زمانہ پایا ہے جس کا انتظار کرتے کرتے امتیں گزر گئیں۔ اور جس کی آمد کی بشارتیں نبیوں نے دیں۔ تم نے اس کو شناخت کیا۔ اس لئے

عید تمہاری ہی عید ہے

مگر میں کہتا ہوں کہ تم ان غریبوں کی طرف دیکھو جو خدا سے بیگانہ ہیں۔ اور انہوں نے خدا کے بندوں کو خدا بنایا۔ وہ بندا جو خدا کے بندوں میں بھی بہت بڑا نہیں بلکہ کئی سے چھوٹا ہے۔ جو موسےٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یقیناً چھوٹا ہے۔ پس ان کی کیا عید ہوگی جو پہلے خدا کو چھوڑ کر بندوں کو خدا بنا بیٹھے ہیں۔ ان کے لئے تو یہ عید کا دن نہیں مگر جن دلوں میں ہمارا جلسہ ہوتا ہے۔ وہ ان کی عید کا دن ہوتا ہے۔ ان کے لئے کیا خوشی کی بات ہے۔ کیا وہ لوگ خوش ہو سکتے ہیں۔ جن کے ایک انسان کو خدا بنانے پر خدا تعالےٰ اس قدر ناراض ہے کہ فرماتا ہے ان کو وہ عذاب دوں گا جو پہلے کسی کو نہ دیا

پس ان کی حالت قابل رحم ہے گو

یورپ کے بڑے بڑے لوگ

بظاہر خوش نظر آتے ہیں اور ان کی دنیوی حیثیت بڑی ہے۔ مگر وہ تمہاری نظر دل میں مردہ ہیں۔ ان کی حالت پر رحم کرنا چاہیئے۔ اور ان کو خدا کی طرف لانا چاہیئے۔

سستیاں بہت ہو چکیں اب وقت ہے تم میں سے چھوٹا بڑا بچہ بوڑھا اور عالم سب خدمت دین کے لئے کھڑے ہو جائیں تم میں جاہل کوئی نہیں۔ بے پڑھے لکھے ہونا جہالت نہیں۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی پڑھے لکھے نہ تھے۔ جاہل وہ ہے جس کو خدا کی معرفت نہ ہو۔ حضرت مسیح نے خوب کہا ہے کہ انسان روٹی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ خدا کے کلام سے زندہ رہتا ہے۔ پس تمہیں عرفان حاصل ہے تمہیں خدا کی طرف سے ایک دولت ملی ہے اور تمہیں ایک قوت اور ہتھیار دیا گیا ہے۔ اگر تم اس طاقت اور ہتھیار کو استعمال نہیں کرو گے۔ تو وہ طاقت ضائع ہو جائے گی۔ اور ہتھیار ناکارہ ہو جائے گا کیونکہ جس چیز کو حرکت نہ دی جائے وہ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ اگر ہاتھ کو بے جنبش رکھا جائے تو وہ شل ہو جاتا ہے۔ پس تمہیں جو روحانی طاقت ملی ہے تم اس کو خرچ کرو۔ ورنہ اگر تم

خدا کے راستہ میں خرچ

نہیں کرو گے اور محتاجوں کو نہیں دو گے۔ تو اس طاقت سے محروم ہو جاؤ گے۔ پس ہمت کرو اور بڑھتے چلے جاؤ اور دنیا کے کناروں تک جا کر خدا کے نام کو پھیلا دو۔ اس راستہ میں تمہیں جو بھی قربانی کرنی پڑے اس سے مت گھبراؤ اور نہ رکو۔ اگر تمہیں اس راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کرنی پڑے تو کرو اور صرف ایک مقصد لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور اس عرفان کے خزانے کو دنیا میں پہنچاؤ۔ جس کے لئے احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خزانے تقسیم کرے گا مگر لوگ لیں گے نہیں۔ مسیح موعود نے تمہیں قرآن کے خزانے دیئے ہیں ان کو تمام دنیا میں پہنچا دو۔ اور پھیلا دو۔ اس وقت ضرورت ہے کہ تمام دنیا سے سلوک کرو۔ خواہ بادشاہ ہوں یا امیر وہ سب تمہارے محتاج ہیں ٭

درحقیقت کوئی خوشی مکمل نہیں ہوتی جب تک بھائی بند بھی خوش نہ ہوں چونکہ تمام دنیا کے باشندے خواہ وہ عیسائی ہوں یا یہودی ہندو ہوں یا سکھ وہ

سب ہمارے بھائی ہیں

کیونکہ ہمارے دادا آدم کی اولاد ہیں اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمیں تو خدا مل گیا ہو اور ہم ان سے غافل ہو جائیں اور ان کی پرواہ نہ کریں میں نصیحت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ تم ان خزانوں کو جو تمہیں دیئے گئے ہیں دنیا میں پہنچاؤ اور وہ طاقتیں جو تمہیں دی گئی ہیں استعمال میں لاؤ۔ تم مت آرام کرو جب تک کہ خدا کے دین کو دنیا کے کناروں تک نہ پہنچا دو کیونکہ تمہاری ذمہ داری ختم نہیں ہوتی جب تک کہ ہر ایک کو خدا کے حضور میں نہ کھڑا کر دو۔

مجھے ایک قصہ یاد کرکے ہمیشہ لذت حاصل ہوتی ہے ایک دفعہ

ترکوں اور یونانیوں میں جنگ

ہوئی یونانیوں کا ایک قلعہ تھا جو پہاڑی پر واقع تھا اور بہت مضبوط تھا یورپ والوں کا خیال تھا کہ ترک اس کو جلدی فتح نہیں کر سکتے اور لڑتے ہیں ہم بیچ بچاؤ کرکے صلح کرا دیں گے۔ گو ترکوں کے جرنیل عموماً خائن ہوتے رہے ہیں مگر بعض اعلیٰ درجہ کے بھی ہوتے تھے چنانچہ ایک ترکی فوج کا کمانڈر جس کو اپنے وطن اور قوم کی عزت کا احساس تھا اس نے اپنے تھوڑے سے سپاہیوں کو جو اس کے ماتحت تھے جمع کیا اور ایک تقریر کی جس سے بزدلی سے نفرت دلائی اور نیک نامی سے مرنے کی فضیلت بدنامی سے جینے پر ثابت کی اور پھر بڑے زور سے حملہ کیا چونکہ انھوں نے نیچے سے اوپر چڑھنا تھا اور دشمن سر پر تھا اس لئے وہ آسانی سے ان کو نقصان پہنچا سکتا تھا اور ترک اس کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے بہت دفعہ حملہ کیا گیا مگر اوپر نہ چڑھ سکے آخر اس جرنیل کو ایک گولی لگی اور وہ گر پڑا دشمنوں نے خوشی کا نعرہ لگایا کیونکہ انھوں نے سمجھا اب ترکوں کو شکست ہو جائے گی لیکن دراصل جرنیل کو گولی لگنا ترکوں کی شکست کی علامت نہ تھی بلکہ

اس میں ان کی فتح تھی

جب جرنیل گر پڑا اور لوگ اسے میدان جنگ سے اٹھا کر علیحدہ جگہ لے جانے لگے تاکہ اس کی مرہم پٹی کریں تو اس نے ماتحتوں کو جن سے وہ محبت کرتا تھا اور وہ بھی اسے اپنا محبوب سمجھتے تھے کہا کہ تمہیں خدا کی قسم ہے میرے جسم کو ہاتھ مت لگاؤ اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے اور میری اس آخری گھڑی میں مجھ سے اظہار الفت کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہی طریق ہے کہ میری قبر قلعہ میں بناؤ اگر یہ نہیں کر سکتے تو مجھے یہیں پڑا رہنے دو کہ میری لاش کو کوے اور کتے کھا جائیں جرنیل کے اس قول نے سپاہیوں کو دیوانہ بنا دیا اور انھوں نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور اس زور کا حملہ کیا کہ قلعہ پر چڑھ کر قبضہ کر لیا اس عہد جہد میں ان کے ناخن تک اڑ گئے اور یورپ حیران رہ گیا جب یہ خبر شائع ہوئی کہ یونان کا فلاں قلعہ ترکوں نے فتح کر لیا اسی طرح

ایک عورت کا قصہ

انگریزی ریڈروں میں بھی طلباء نے پڑھا ہوگا کہ ایک عورت کے بچے کو ایک عقاب اٹھا کر ایک پہاڑ پر لے گیا عورت بھی اس کے پیچھے گئی اور پہاڑ پر چڑھ کر عقاب کے گھونسلے تک پہنچ گئی مگر اپنے بچے کو نکال لائی جب اس نے اپنے بچے کو سینے سے لگا لیا اور خوش ہو چکی تو اسے ہوش آیا اور پھر اس کے لئے پہاڑ سے اترنا مشکل ہو گیا لوگوں نے بمشکل اسے اتارا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو کیونکر چڑھ گئی تھی اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں کیونکر چڑھ گئی تھی میں تو صرف یہ دیکھ رہی تھی کہ میرے بچے کو عقاب ادھر لے گیا ہے اور ادھر ہی خود جا رہی تھی دیکھو ایک عورت نے اس بچے کی تلاش میں وہ کام کیا جو بڑے بڑے مرد بھی نہیں کر سکتے تھے

پس تم بتاؤ کہ خدا کے دین سے اس سے زیادہ محبت نہیں ہونی چاہیئے جو عورت کو اپنے بچے سے اور ترک سپاہیوں کو اس جرنیل سے تھی کیا تم دیکھتے نہیں کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک

اعتراضوں سے زخمی کیا گیا ہے اسلام مردہ کی مانند ہے اور زخموں سے چور ہے خدا تعالیٰ کا جسم کس مثالی حد پر کہہ سکتے ہیں کہ چور چور ہے کیا تم اس نظارے کو برداشت کر سکتے ہو کہ خدا اور رسول کریم اور اسلام کا جسم اعتراضوں کے زخموں سے چور ہو اور تم آرام سے بیٹھے رہو۔ کیا تمہیں خدا اور اسلام اور رسول کریم کی محبت میں دیوانہ نہیں ہونا چاہیئے پس تم ایک دیوانگی پیدا کرو اور بدعقیدگی پر حملہ کرو اور دنیا کو اس نقطہ پر لاؤ کہ دنیا کو خدا اور اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود قابل ستائش نظر آئیں اللہ تعالیٰ تمام نقصوں سے پاک ہے

مگر اس پر طرح طرح کے نقص لگائے جاتے ہیں تم ان نقصوں کو دور کرو اور اس احساس کے ساتھ کھڑے ہو کہ سب لوگوں کو ایک دین پر جمع کر دیں گے اور تمام مسکینوں اور محتاجوں اور تمام ڈوبتے ہوؤں کو بچائیں گے اور اپنی ہر ایک راحت اور آرام کو اس راہ میں قربان کر دیں گے۔ اب میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے

دوبارہ کھڑے ہو کر فرمایا:۔

دعا میں یہ یاد رکھو میں نے پہلے بھی نصیحت کی ہے کہ

دعا کی قبولیت کے لئے بعض شرائط ہیں

اور کچھ سامان ہیں ایک تو یہ ہے خدا تعالیٰ کی حمد کی جائے سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ دعا کرنے سے پہلے دل میں سورہ فاتحہ پڑھیں اور پھر درود پڑھیں اس ذریعے سے جو دعا کی جائے گی اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے گا اور ساتھ ہی نیت اور ارادہ بھی کریں اگر نیت اور ارادہ نہ ہوگا تو آپ لوگوں کی دعائیں زبانی ہوں گی جو عرش پر نہیں پہنچیں گی اور جن میں نیت اور ارادہ شامل ہوگا وہ خدا کے فضل کو کھینچ لائیں گی

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی اور دعا کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا:۔

ایک بات اور ہے رمضان ختم ہو گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ

شوال کے مہینہ میں چھ (۶) روزے

رکھتے تھے اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے ایک دفعہ حضرت صاحب نے اس کا اہتمام کیا تھا کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا آخر میں چونکہ حضرت صاحب کی عمر زیادہ ہو گئی تھی اور بیمار بھی رہتے تھے اس لئے دو تین سال آپ نے روزے نہیں رکھے جن لوگوں کو علم نہ ہو وہ سن لیں اور جو غفلت میں ہوں ہوشیار ہو جائیں کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں چھ روزے رکھیں۔ اگر مسلسل نہ رکھ سکیں تو وقفہ ڈال کر بھی رکھ سکتے ہیں۔

ماڈل ٹاؤن لاہور میں اجتماعی دعا اور نماز عید الفطر

مورخہ ۱۴/۲/۶۴ بروز جمعۃ المبارک کوٹھی حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب مرحوم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نمبری ۱۰۸ کی بلاک ماڈل ٹاؤن میں بعد نماز عصر حضرت خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور قرآن حکیم کی آخری تین سورتوں کا درس دیں گے بعدہ اجتماعی دعا کرائیں گے احباب حلقہ خصوصاً اس میں شامل ہوں۔

مستورات کے لئے پردے کا انتظام کیا گیا ہے روزہ افطاری کا انتظام حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طرف سے ہوگا۔

عید الفطر کی نماز بھی کوٹھی مذکور میں صبح ۹ بجے ادا کی جائے گی لہذا احباب وقت مقررہ پر پہنچ جاویں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا

المعلن - خاکسار عطاء الرحمن چغتائی - مولوی فاضل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور

درخواست دعا: میرے ماموں نصیر احمد صاحب آف گوجرانوالہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے (ایم۔ ایس۔ اختر ربوہ)

چندہ تعمیر وقفِ جدید

آگے قدم بڑھانے والے مخلصین

"پہنچی دنیا تک دعا" کی تحریک کے عنوان سے تعمیر دفتر وقفِ جدید کے سلسلہ میں جو اپیل کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل احباب نے اعلیٰ درجہ کے خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نیکی میں حصہ لیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین

(ناظم مال وقفِ جدید)

مکرم شیخ محمد اصغر صاحب حافظ آباد منجانب والد صاحب مرحوم حضرت شیخ محمد اکبر صاحب رضہ — ۱۰۵ — ۰۰ نقد

مکرم چوہدری ہارون الرشید صاحب حافظ آباد — ۱۰۰ — ۰۰ "

مکرم چوہدری اسلم حیات صاحب " — ۱۰۰ — ۰۰ "

محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری اسلم حیات صاحب " — ۵۰ — ۰۰ وعدہ

مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب گرمولا ورکاں — ۱۰۰ — ۰۰ "

مکرم جمال الدین ولد راجح ولی صاحب " — ۱۰۰ — ۰۰ "

" نیک محمد صاحب " — ۱۰۰ — ۰۰ "

مکرم ملک محمد عبد الخالق صاحب ٹھیکیدار سکھر — ۱۱۰ — ۰۰ "

چوہدری نواب خان صاحب چک ۱۷ ضلع سرگودھا — ۱۰۰ — ۰۰ "

خریداران الفرقان کیلئے ضروری اعلان

۱۹۶۳ء کے الفرقان کے مضامین کی فہرست مرتب کر کے شائع کی جا رہی ہے۔ جو فروری کے رسالہ کے ساتھ بطور ضمیمہ بھجوائی جا رہی ہے۔ جو دوست جلد بندھوانے ہیں وہ اس فہرست کو شامل کریں انہیں سہولت رہے گی۔ آئندہ ہر سال دسمبر کے رسالہ کے ساتھ ایسی فہرست شائع کی جایا کرے گی۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

الفرقان کی رعائتی قیمت

دس شوال تک فائدہ اٹھا سکتے ہیں

طلبہ کے لئے نیز غیر از جماعت احباب کے نام رسالہ الفرقان جاری کرانے کے لئے جو رعائت ماہ رمضان المبارک میں ہے۔ یعنی چھ روپے کی بجائے پانچ روپے بطور سالانہ قیمت بھجوائے جا سکتے ہیں وہ دس شوال تک جاری ہے۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد صاحب محترم آج کل ایک محکمانہ پریشانی میں مبتلا ہیں۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ والد صاحب محترم کو ہر شر سے محفوظ رکھے (رشید احمد زیروی محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ عاجزہ کے چچا مکرم عبد الحق صاحب اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود اور بزرگان جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ عطا فرمائے۔

(بنت مکرم ڈاکٹر احسن محمد شاہ صاحب سرگودھا چک ۶۵۰ ج ب)

۳۔ خاکسار کی زوجہ زینب بی بی صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ٹانگوں کی تکلیف کو مکمل آرام نہیں جس کی وجہ سے وہ چل پھر بھی نہیں سکتی۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(حاجی محمد فاضل محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

۴۔ میرے بیٹے عزیز چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی منٹگمری بعارضہ بخار و گلے کی خرابی بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق دے۔ (محمد یعقوب سابق کاتب الفضل کھوڑ و بانوالہ)

۵۔ میری خالہ اہلیہ مولوی ظفر محمد صاحب ظفر لیڈی ولنگٹن ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کا دوسری

قیادت ایثار اور رمضان المبارک

کے

بابرکت ایام

اگر غور سے کام لیا جائے تو "قیادت ایثار" کا رمضان المبارک سے بڑا قریب کا تعلق ہے۔ در اصل یہ ہمارے لئے کئی رنگ میں تربیت کے ایام ہیں اور ہم کس طرح خدا تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے بندوں کے لئے مفید ترین وجود بن سکتے ہیں یا کس طرح قربانی و ایثار کی غیر معمولی روح اپنے اندر پیدا کر کے "نئی دنیا" بھی بنا سکتے ہیں۔ ما توفیقی الا باللہ

(نائب قائد ایثار)

بچوں کی طرف سے چندہ دینا مستحسن اقدام ہے

مکرمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ بیگم مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر تحریر فرماتی ہیں:-

"عزیزم انس احمد اظہر کل خدا تعالیٰ کے فضل سے پورے دو سال کا ہوا ہے اس خوشی میں یہی خوشی ہوئی کہ اس کے نئے سال کا تحریک جدید کا چندہ بھی ادا کر دوں سو گذشتہ سال کی نسبت ۲ روپے اضافہ کے ساتھ ۲۵.۰۷ روپے ارسال خدمت کر رہی ہوں"

بچوں کی طرف سے چندہ ادا کرنا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ بہت پسند فرمایا ہے۔ بلکہ اسے ایک ذریعہ تربیت قرار دیا ہے۔ جملہ والدین کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے اللہ تعالیٰ بیگم بشارت احمد رشید کو جزائے خیر دے اور ان کے نونہال کو صحت والی زندگی عطا فرما کر نیک اور خادم دین بنائے۔ (وکیل المال اوّل)

قائدین مجالس کیلئے لمحۂ فکریہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان میں مجالس خدام الاحمدیہ کی تعداد چھ صد سے بڑھ چکی ہے۔ مگر ابھی ۲۵ مجالس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے باقاعدہ رپورٹ ماہ نومبر ۱۹۶۳ء ملی ہیں براہ کرم جائزہ لیں۔ کہ آیا آپ کے ہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہے۔ اور اگر قائم ہے تو کیا کام کر رہی ہے۔ اور اگر کر رہی ہے تو پھر رپورٹ کیوں نہیں بھجوائی۔

نوٹ:- مجلس اطفال الاحمدیہ کے کام و نظام کے متعلق معلوماتی لٹریچر۔ اور رپورٹ فارم بجٹ فارم۔ دفتر مرکزیہ سے ہر وقت مل سکتے ہیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

---

۴ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن بفضلہ کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

۶۔ خاکسار کے والد مکرم مرزا احمد عبد اللہ صاحب دفعدار درویش کی بیماری میں ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں والد صاحب مکرم کی کلی شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔ تا وہ اپنی خواہش کے مطابق جلد دیار حبیب میں پہنچ سکیں (مرزا عبد الرشید وکالت دیوان تحریک جدید - ربوہ)

۷۔ میرے ایک غیر احمدی دوست مکرمی ایم۔ ڈی شیخ صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت و درویشان قادیان دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ نیز میرے والد عدن میں مقیم ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(ظہیر الدین لائن مین محکمہ بجلی - ربوہ)

۸۔ عرصہ دراز سے اہلیہ چوہدری سلطان محمد خان صاحب منہاس بوجہ گنٹھیا صاحب فراش ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل عاجل صحت عطا فرماوے (ڈاکٹر غلام محمد حق مسلم وقف جدید چک نمبر ۱۲۲ مراد ضلع بہاونگر)

۹۔ اہلیہ ایم ایس طاہر پروپرائٹر البسٹرن ٹیوب ویل کمپنی چاٹگام مشرقی پاکستان کی صحت خدا کے فضل سے دن بدن سنبھل رہی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ شفا عطا کرے۔

(خاکسار ا۔ ایم۔ ایس طاہر)

ایک ہزار روپیہ انعام

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے محض خدا یا اللہ کہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے دوستوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اور خدا تعالیٰ یا رب العزت کہا کریں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض الہی صفات اور عظمت کو قائم کرنا ہے اس لئے زبان پر بھی اور تحریر میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتے وقت بلندئ شان کا اظہار ہونا ضروری ہے۔

جو دوست اپنے کسی اسمبلی ممبر کی وساطت سے اس تحریک کو بل کی صورت میں پیش کروائیں گے ان کی خدمت میں ایک ہزار روپیہ نذرانہ شکریہ کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔ اخبارات اس کا التزام کریں اور آئندہ جو مطبوعات شائع ہوں اس امر کو ملحوظ رکھیں۔

صرف خدا یا اللہ کہنے اور لکھنے سے اجتناب کریں۔

ریڈیو سٹیشنوں کے کارندوں کو دوست اس امر کی طرف توجہ دلائیں۔

خاکسار میاں سراج الدین۔ وائی ایم سی اے۔ لاہور

ایک ضروری یاد دہانی

محترم سید داؤد احمد صاحب ربوہ

خاکسار احباب جماعت کو اس اعلان کے ذریعے دار الاقامۃ النصرۃ کے بارے میں یاد دہانی کروانا چاہتا ہے کہ اپنے صدقات اور فدیئے ادا کرتے وقت اس ادارے کو خاص طور پر یاد رکھیں۔ اس ادارے کے اخراجات چھ سات سو روپیہ ماہوار تک پہنچ گئے ہیں، اور اسے جاری رکھنے کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

حب اٹھرا

فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس پونے چودہ روپے

حب مان

بچوں کے سوکھے کا کامیاب علاج فی شیشی دو روپے

بچوں کی چونڈی

دست روکنے کی بہترین دوا۔ فی شیشی ایک روپیہ

مفید النساء

ایام بے قاعدگی کی مجرب دوا۔ تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ گوجرانوالہ

ضروری گزارش

احباب سے یہ ضروری گزارش ہے کہ الفضل کے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں اور ان سے معاملہ کرتے وقت اپنی تسلی ہر طرح کر لیا کریں۔ (منیجر الفضل)

ہوٹل

بنگلے۔ پلاٹ۔ دکانیں۔ زرعی زمین

ہر قسم کی جائداد کی خرید و فروخت کیلئے

قریشی پراپرٹی ڈیلرز

ریگل سینما بلڈنگ لاہور کو یاد فرما دیں

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق

منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں!

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی جو میرا دعویٰ ہے تمام لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دوا خانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب الشفاء آف ملتان فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں پھر حکیم سید طہم صاحب الہندی لکھنو صدر الرداں تحریر فرماتے ہیں۔ ۷ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔"

اب آپ خود ہی غور فرما دیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے "تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے" جو ککرے دل کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندھوپا یا برکات دیتا ہے زخم خارش دھندگیر۔ گو نظر کی روشنی میں آنکھ نکھلی اور مطالعہ سے گر دم ریشا سب کے لئے صد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل انگلیمر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت پانچ روپیہ فی تولہ۔ اب گکھڑ کی صاحب سابقہ پتہ گکھڑ منڈی ش ہلدا صاحب ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر۔ مرزا محمد شریف بیگ منیجر تریاق چشم حویلی منصف۔ چنیوٹ ضلع جھنگ

مقبول عام

سپریم بجلی کی موٹریں

پائیدار۔ قابل اعتماد اور گارنٹی شدہ

جو

ٹکسٹائل فلور اور آئل ٹیوب ویل لوم ٹکیوں اور دیگر صنعتی اداروں میں تسلی بخش طریقہ پر کام کر رہی ہیں

برائے انکوائری

سپریم الیکٹریکل انڈسٹریز لمیٹڈ

نزد نیو پیلس بنک سکوائرڈی مال لاہور سے رجوع کریں۔

فون نمبر ۸۶۳۲ و ۳۲۱۴۔

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس اکیس ۱۹ روپے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

موگا دلیشو۔ ۱۱ ؍ فروری۔ صومالیہ اور ایتھوپیا (حبشہ) کی فوجوں کے مابین سرحدی علاقہ میں خونریز لڑائی جاری ہے اور اب تک طرفین کے سینکڑوں جوان ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ صومالی بری فوج کے توپ خانہ نے کل ایتھوپیا کا ایک ایمونیشن ڈپو تباہ کر دیا اس لڑائی میں ایتھوپیا کے سارھے تین سو جوان ہلاک ہوئے جبکہ صومالیہ کے ہلاک شدگان کی تعداد ۴۸ بتائی گئی ہے۔ صومالیہ کے ایک سرکاری ذریعہ نے کل صبح اس کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ ایمونیشن ڈپو کے علاوہ ایتھوپیا کے آٹھ ٹینک اور لاتعداد دیگر اسلحہ تباہ کیا گیا۔

دریں اثنا ایتھوپیا کے شہنشاہ ہیل سلاسی اور وزیراعظم صومالیہ مسٹر عبدالرشید شیرمارکے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کی ایک اپیل پر غور کر رہے ہیں جس میں دونوں لیڈروں سے استدعا کی گئی ہے کہ لڑائی بند کرانے کے لئے وہ فوری طور پر اقدامات کریں۔ سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے یہ اپیل کل ایتھوپیا اور صومالیہ کے سرحدی علاقہ میں شدید خونریز لڑائی کی خبر ملنے کے بعد جاری کی انہوں نے کل شہنشاہ ہیل سلاسی اور وزیراعظم عبدالرشید شیرمارکے کو تار بھیجے جن میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ لڑائی بند کر کے اپنے سرحدی تنازعہ کو پرامن طور پر طے کریں۔

بنکاک۔ ۱۱ ؍ فروری۔ ملائیشیا کے متعلق انڈونیشیا فلپائن اور ملائیشیا کے وزرائے خارجہ میں مصالحت کی جو بات چیت جاری تھی اس میں ڈیڈ لاک پیدا ہو گیا ہے معلوم ہوا ہے بورنیو میں جنگ بندی کے انتظامات کا ایک نکتہ مصالحت کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بن گیا ہے تینوں وزرائے خارجہ نے اس سے پہلے یہ بیان دیا تھا کہ وہ جنگ بندی کے رہنما اصولوں پر متفق ہیں لیکن پتہ چلا ہے کہ ملائیشیا کے نمائندے یہ مضبوط یقین دہانی چاہتے ہیں کہ انڈونیشیا سے امداد پانے والے گوریلے ملائیشیا کے علاقہ سے ہٹا لئے جائیں گے دریں اثنا انڈونیشی وزیر خارجہ ڈاکٹر بانڈریو جکارتہ سے ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں توقع ہے کہ بات چیت آج ختم ہو جائے گی۔

نئی دہلی:۔ ۱۱ ؍ فروری۔ بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر ذاکر حسین نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں گزشتہ سال (۱۹۶۳ء) کے دوران میں اور زیادہ کشیدگی پیدا ہوئی ہے اور اب دونوں ملکوں کے تعلقات ۱۹۶۲ء کی نسبت کہیں زیادہ ابتر ہیں آپ نے کہا ہے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان نے تصفیہ کی کوئی خواہش ظاہر نہیں کی ہے۔ اس کے ساتھ آپ نے کہا ہے کہ بھارت کے اسلحہ ساز کارخانے گزشتہ سال کے مقابلہ میں ۶۵-۱۹۶۴ء کے دوران میں کہیں زیادہ اسلحہ تیار کریں گے اور ہم امریکہ برطانیہ اور روس کا ان کی فوجی امداد کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں بھارتی نائب صدر نے کہا ہے کہ دشمنوں کی طرف سے ممکنہ حملہ کا خاطر خواہ مقابلہ کرنے کے لئے ہم اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کر رہے ہیں۔

الجزائر ۱۱ ؍ فروری۔ صدر بن بیلا نے بتایا ہے کہ میں آئندہ مئی میں روس کا دورہ کروں گا الجزائر کی صدر بن بیلا نے ایک ٹی وی نمائندے سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میرے اس دورہ سے روس الجزائر کے باہمی تعاون کو تقویت ملے گی۔

لائلپور۔ ۱۱ ؍ فروری۔ حکومت مغربی پاکستان نے لائل پور کے ایک اردو ہفت روزہ المنبر کی اشاعت پر چھ ماہ کے لئے پابندی لگا دی ہے۔ یہ کارروائی مغربی پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس ۱۹۶۳ء کے تحت لگائی گئی ہے اس ہفت روزہ المنبر کے ۱۳ ؍ ستمبر ۱۹۶۳ء کے شمارہ میں سعود ناصر کشمکش کے زیر عنوان ایک مضمون کی اشاعت بتائی گئی ہے ہفت روزہ کی اشاعت پر پابندی لگانے کے حکم میں کہا گیا ہے کہ اس مضمون سے پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے دوستانہ تعلقات پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ تھا۔ ہفت روزہ کے پرنٹر و پبلشر مولانا عبدالرحیم اشرف کو گزشتہ ۲۵ ؍ نومبر ۶۳ء کو اس بارے میں اظہار وجوہ کا نوٹس دیا گیا تھا حکم میں کہا گیا ہے کہ مولانا نے نوٹس کا جو جواب دیا وہ غیر تسلی بخش تھا۔

پشاور ۱۱ ؍ فروری۔ مرکزی وزیر تعمیرات زراعت اور آبادکاری رانا عبدالحمید نے توقع ظاہر کی ہے کہ وہ پاکستان کے آخری وزیر بحالیات ہوں گے آپ گزشتہ روز یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا میں جتنی جلد ممکن ہو بحالیات کا کام ختم کرنا چاہتا ہوں اور صدر محمد ایوب خان کو یقین دلا چکا ہوں کہ ۶۵ء کے آئندہ انتخابات سے قبل بحالیات کا تمام کام مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

راولپنڈی ۱۱ ؍ فروری۔ پرسوں شام ۷ بجے کے قریب ریلوے یارڈ میں پشاور سے آنیوالی ریل کار ایک مال گاڑی سے جا ٹکرائی جس سے پندرہ افراد زخمی ہو گئے ریل کار مقررہ جگہ پر ٹھہرنے کی بجائے آگے نکل گئی تھی جس سے یہ حادثہ ہوا اس ریل کار میں سفر کرنے والے مشرقی پاکستان کے طلبہ کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔

راولپنڈی۔ ۱۱ ؍ فروری۔ آئندہ چند ماہ کے اندر ٹیلی پرنٹر مشینیں پاکستان میں چلنے لگیں گی یہ مشینیں میسرز سائمنز اینڈ ہلسکی میونخ جرمنی کے تعاون سے پاکستان ٹیلی فون انڈسٹریز ہری پور میں تیار کی جائیں گی۔ پاکستان میں ان مشینوں کی تیاری سے ملک میں مواصلات کا نظام اور بھی بہتر ہو جائے گا۔

لاہور۔ لاہور ۱۱ ؍ فروری۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق پیر ۱۷ ؍ فروری سے تمام سرکاری دفاتر موسم گرما کے اوقات کار کی پابندی کریں گے یاد رہے کہ حکومت نے گزشتہ ماہ ستمبر میں موسم سرما کے اوقات کار نافذ کئے تھے

ضروری اعلان

بعض احباب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام خط و کتابت تو کرتے ہیں۔ لیکن آخر پر اپنا ایڈریس درج نہیں کرتے جس کی وجہ سے خط کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ خط لکھتے وقت اپنا مکمل پتہ ضرور لکھا کریں۔

(معتمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی علالت

ہمارے سنگاپور کے مبلغ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کے بارہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے تا وہ تبلیغی مساعی پوری سرگرمی سے جاری رکھ سکیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ولادت

ملک فضل عمر صاحب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ واپڈا میرپور آزاد کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز کرے نیک صالح خادم دین اور بلند اقبال بنائے۔ آمین

(محمد احمد ثاقب ربوہ)

مربیان سلسلہ کیلئے دعا کی درخواست

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

رمضان المبارک کے ان آخری بابرکت ایام میں احباب جماعت سے بالعموم اور معتکفین اور معتکفات سے بالخصوص درخواست ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں ان مربیان سلسلہ کو بھی ضرور یاد رکھیں جو مغربی اور مشرقی پاکستان میں اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین اور مقبول خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر طرح ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور اسلام اور احمدیت کو دنیا میں غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دو مبلغین اسلام کی علالت اور درخواست دعا

۱۔ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مبلغ فجی درد گردہ کی وجہ سے سخت تکلیف میں رہے ہیں۔ اپریشن کے ذریعہ ان کی پتھری نکالی گئی ہے۔ لیکن کمزوری اس قدر زیادہ ہے کہ حرکت کرنے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ احباب ان کی جلد صحتیابی کے لئے دعا فرماویں۔

۲۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ ٹانگانیکا کے متعلق مولوی محمد منور صاحب مطلع کرتے ہیں کہ وہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ صحت اس قدر گر گئی ہے کہ کوئی کام نہیں کر سکتے۔ ان کی شفایابی کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ برادرم مکرم ڈاکٹر حاجی میر جنود اللہ شاہ صاحب ڈنٹل سرجن سرگودہا کے لئے جو عرصہ ڈیڑھ سال سے عارضہ قلب سے بیمار ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا دے۔ آمین

(میر بشیر احمد دواخانہ خدمت خلق)

۲۔ بندہ کی والدہ صاحبہ ہفتہ عشرہ سے بہت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔

محمد شریف انسپکٹر بیت المال حلقہ گجرات

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵